وہ جنّ و انس ہوں یا ہوں ملک کہ خلق دِگر   سبھی کے واسطے سلطاں ہیں بس امام تقیؑ
سوالی آپ کے در کا نہ کیوں زمانہ ہو   جہاں میں مرجع انساں ہیں بس امام تقیؑ
تمہیں ہے خواہش آبِ حیات گر تو سنو!   امیر چشمۂ حیواں ہیں بس امام تقیؑ
کتابِ پاک کے عالم بھی ہیں معلّم بھی   یونہی محافظِ قرآں ہیں بس امام تقیؑ
ندیؔ بتا دو انھیں جو ہیں غاصبینِ حقوق   ہمارے مصدر احساں ہیں بس امام تقیؑ

مدح نقیؑ

زمانے کے سرور امام نقیؑ   مثیل پیمبرؐ امام نقیؑ
وہ دین خدا ہو کہ قرآن ہو   ہیں سب کے مقدر امام نقیؑ
وہ ہوں ابن شاذاں کہ عبدالعظیم   ہیں ایسوں کے سر پر امام نقیؑ
جہاں سے دیوانے بھی دانا بنیں   وہ ہیں بندہ پرور امام نقیؑ
بہت بندشیں تھیں مگر ذکر خیر   تمہارا تھا گھر گھر امام نقیؑ
زمانے میں ہاں کشتیٔ دین کی   تمہیں تو ہو لنگر امام نقیؑ
تمہارے قدم سے یہ کل سامرہ   ہے کتنا منور امام نقیؑ
نبیؐ علم کے شہر لاریب ہیں   ہو تم علم کے در امام نقیؑ
ڈرے جس سے ہیں مرحبان جہاں   وہ ہے ابن حیدرؑ امام نقیؑ
کوئی صحن عالم میں مولا مرے   نہیں تم سے بہتر امام نقیؑ
کوئی ان سا بن جائے ممکن نہیں   ہیں عصمت کے پیکر امام نقیؑ
تمہیں پا کے اللہ کو پا لیا   تمہیں چھوڑیں کیوں کر امام نقیؑ
ندیؔ چاہتی ہے تمہاری ثنا   لکھے زندگی بھر امام نقیؑ

سلام

شاعرامی سید صادق علی چھنگا صاحب حسینؔ جائسی

تربتوں میں گردش گردوں سے دکھ پائے ہوئے   چین سے سوتے ہیں کیسے پاؤں پھیلائے ہوئے
نیچے تولے ہوئے جاتے ہیں زینبؑ کے پسر   شیر رک سکتے نہیں ہیں غیظ میں آئے ہوئے
اور دواک ہاتھ مارو کہتے ہیں اکبرؑ سے شاہ   فوج اعدا پر مری جاں ہاں یونہی چھائے ہوئے
کرکے قبضہ نہر پر کہتے ہیں عباسؑ علیؑ   ہیں کہاں جو گھاٹ کو تھے روکنے آئے ہوئے

غیظ سے ابرو چڑھے ہیں اکبرؑ گلفام کے — دوش پر دونوں طرف گیسو ہیں بل کھائے ہوئے

حشر برپا ہے لگی ہے خیمہ عصمت میں آگ — بی بیاں سینے سے ہیں بچوں کو لپٹائے ہوئے

پیاس سے یہ جنگ میں ہے اکبرؑ مہرو کا حال — خشک لب اور پھول سے رخسار کمہلائے ہوئے

یوں پرے ٹوٹے ہوئے ہیں اور صفیں پامال ہیں — پھرتے ہیں بزدل دم پیکار گھبرائے ہوئے

کھو کے ششماہے کو یوں خیمہ میں آئے ہیں حسینؑ — آنکھ میں آنسو بھرے، بانو سے شرمائے ہوئے

صبح غم لاتی ہے کبریٰ کے رنڈاپے کی خبر — رات ہی سے پھول کے سہرے ہیں مرجھائے ہوئے

کھود کر قبر علی اصغرؑ کو فرماتے ہیں شاہؑ — بے کفن گڑتے ہیں اکثر خوں میں نہلائے ہوئے

تین دن کی پیاس میں لڑتے ہیں زینبؑ کے پسر — دھوپ سے ہیں رنگ شہزادوں کے سونلائے ہوئے

چین تربت میں بھی اس غم میں نہ آئے گا حسینؑ — کیوں شریک نصرت آقا نہ ہم ہائے ہوئے

❁❁❁

(بقیہ.........تذکرہ علامۃ العلماء آیۃ اللہ-------------------------------)

اور مجھے زندگی اور موت دونوں حالت میں دعاؤں کی قبولیت کے وقت میں اور نمازوں کے بعد اور اسی طرح خلوتوں میں فراموش نہ کریں۔

جناب کی خصال حمیدہ اور اطوار پسندیدہ اتنی زیادہ ہیں کہ ان کے ذکر کی یہاں گنجایش نہیں ہے۔ عام دنوں نیز ماہ رمضان میں نماز جماعت کے لئے مسجد جاتے ہیں اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنے اور عبادات واعمال مستحبہ میں مشغول رہتے ہیں۔ کثیر الذکر اور طویل الذکر ہیں۔ اچھے کام خاص کر کے مومنین کی مدد اور غریبوں کی اعانت خفیہ طور پر انجام دیتے ہیں اور بہت سے لوگوں کو چھپ کر اپنے مال سے اتنی مدد کی کہ انھیں فقر و پریشانی سے نجات مل گئی اور غنی ہو گئے۔

اکثر اوقات دینی کتابیں اور علوم حقہ یقینیہ کی تدریس میں مشغول رہتے ہیں۔ ابھی ریحان حداثت اور عنفوان شباب میں ہیں اور سن شریف ۲۹ سال سے زیادہ نہیں ہے۔ زمانے کے بہت سے موانع جیسے بیماری اور اہل وعیال سے متعلق پریشانیاں ان کو لاحق ہونے کے باوجود افاصل طلاب کی ایک جمع کثیر ان کے درس وافادات سے بہرہ مند ہوتی ہے اور اتنے سارے تشتت بال، ہجوم افکار اور مصروفیت کے باوجود بہت کم عرصے میں متعدد کتابیں اور رسالے تالیف کئے۔

مثلاً ماثورہ دعاؤں کے سلسلے میں رسالہ ''نخبۃ الدعوات''، علم نحو میں ''رسالہ عباب''، تاثیر دعا کے منکرین کی رد میں کتاب ''ارشاد''، کتاب ''حدیقۃ الواعظین''، جس میں اپنی وعظ ونصیحت کی مجالس کو جو اکثر نماز ظہر وعصر کے بعد منبر پر بیان فرماتے تھے جمع کیا ہے۔

وعظ پر مشتمل کتاب ''نزہۃ الواعظین'' اور ''لمعۃ الواعظین''۔ فاسق فی نفسہ اور مومنین کی نظر میں عادل شخص کی پیشنمازی کے جواز میں رسالہ۔ فضیلت و آداب دعا میں ''منجی من المسلم'' نامی رسالہ۔

فقہ میں کتاب ''شرح تبصرہ علامہ حلیؒ''، جس کو مکمل استدلال اور تحقیق وتدقیق سے شروع کیا ہے اور ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔ مبحث طہارت تک تحریر ہو چکی تھی کہ متعدد مشکلات پیش آ گئیں۔ یہ کتاب ایک انیق ودقیق کتاب ہے جو جناب کے فضل وتبحر وتفقہ واجتہاد پر گواہ ہے۔ حق تعالیٰ ان کو حوادث زمانہ سے محفوظ رکھے اور کتاب کے بچے ہوئے حصے کی تکمیل کی توفیق عنایت فرمائے، تاکہ تکمیل کے بعد انشاء اللہ مطالب فقہیہ، احکام شرعیہ اور عبادات ومعاملات میں جامع استدلالات شریفہ اور تحقیقات منیفہ پر مشتمل ہو۔

جناب کی دوسری تصنیفات عربی زبان میں ہیں۔ سوائے رسالہ ''الدعوات'' جس کو ابتدائے شباب میں فارسی زبان میں تحریر فرمایا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کتاب بجائے خود ایک کارنامہ اور علمائے زمانہ کے مورد تحسین وپسند ہے۔ لازال صاحبہا مؤید من الرّب المنّان۔ (جاری)